جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

غزل

از جناب الم صاحب مظفرنگری

ہزاروں منزلوں کا آپ حامل ہوتا جاتا ہے — فنا ہو کر جو گردِ راہِ منزل ہوتا جاتا ہے
مرا ذوقِ طلب اس درجہ کامل ہوتا جاتا ہے — نظر میں عینِ حق ہر نقشِ باطل ہوتا جاتا ہے
بلاکِ جلوہ ہر اک گام پر دل ہوتا جاتا ہے — دلیلِ راہ خود منزل بمنزل ہوتا جاتا ہے
بہت پچھتا رہے ہیں دل کو بربادِ ستم کرکے — کہ اب ہر ذرہ دل کی خاک کا دل ہوتا جاتا ہے
ہے غافل شمع بھی پروانہ بھی انجامِ محفل سے — جو آتا ہے وہی ہم رنگِ محفل ہوتا جاتا ہے
وہ کوئی اور ہونگے جن کو دورِ عشق راس آیا — ہمیں تو روزِ اول ہی سے مشکل ہوتا جاتا ہے
شفق کا باغ سینچا جا رہا ہے خونِ بسمل سے — فلک بھی تو زمینِ کوئے قاتل ہوتا جاتا ہے
مٹا دیتا کبھی کا میں حیاتِ جاودانی کو — مگر لطفِ حیاتِ عشق حائل ہوتا جاتا ہے
یہ ہستی بھی حجابِ حسن ہے جب سے یہ سمجھا ہوں — قدم رکھنا زمیں پر مجھکو مشکل ہوتا جاتا ہے
بدلتے جا رہے ہیں قاعدے حسن و محبت کے — زمانہ اب مٹا دینے کے قابل ہوتا جاتا ہے
پیامِ عیش لیکر آئے ہیں حملے حوادث کے — ہمارے واسطے طوفان ساحل ہوتا جاتا ہے

ابھی تاروں میں چمکے تھے ابھی پھولوں میں آ مہکے
الم پردے میں رہنا ان کو مشکل ہوتا جاتا ہے